ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1978

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ (شعبہ قرآن وتفسیر)

کورس: ترجمہ قرآن-4 (1978)

سطح: بی۔ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ نمبر: 1 تا 5)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحفِ مجید کا بالمقابل مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ میں، اپنی تحریر میں لکھیں۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ منتخب آیات کے مشکل الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ تمام مطلوبہ آیات کا آیت بہ آیت پیش کیا گیا ہے، تاہم حتمی درستگی کے لیے نصابی کتاب کے منظور شدہ ترجمے سے تقابل ضرور کریں۔

سوال نمبر 1: سورۃ مریم، آیات 57 تا 98 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 1۔ سورۃ مریم کی آیت نمبر 57 تا 98 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)



شکل: مشق نمبر 1 کے پانچ منتخب قرآنی حصوں کا اجمالی نقشہ

تعارف

سورۃ مریم قرآن مجید کی انیسویں سورت ہے، یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل اٹھانوے آیات ہیں۔ اس سورت کا مرکزی موضوع توحید، نبوت، بعث بعد الموت اور اللہ کی رحمت کا بیان ہے۔ سورت کے پہلے حصے میں حضرت زکریا، حضرت مریم، حضرت عیسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت اسماعیل اور حضرت ادریس علیہم السلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیت نمبر 57 سے شروع ہوتا ہے جہاں حضرت ادریس علیہ السلام کے بلند مرتبے کا ذکر ہے اور آیت نمبر 98 پر سورت اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اس حصے میں انبیاء کی نیک اولاد کے بعد آنے والی نااہل نسلوں کی کوتاہی، توبہ اور جنت کا وعدہ، انکارِ آخرت کرنے والوں کے شبہات کا جواب، جہنم پر وارد ہونے کا ذکر، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دینے کی سخت تردید اور اہلِ ایمان کے لیے اللہ کی محبت کا وعدہ جیسے عظیم مضامین آئے ہیں، اس لیے اس حصے کا ترجمہ سمجھ کر لکھنا اس یونٹ کی بنیادی ضرورت ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جیسے ”رَفَعْنٰهُ“ کا مفہوم ”ہم نے اسے اٹھایا“ اور ”مَكَانًا عَلِيًّا“ کا مفہوم ”بلند مقام پر“ ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے

ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے جملے کی روانی اور مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 1: سورۃ مریم (57 تا 98) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
57	وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا	اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھایا
59	فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	پھر ان کے بعد نااہل جانشین آئے
59	اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ	انہوں نے نماز ضائع کی اور خواہشات کی پیروی کی
59	فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا	پس عنقریب وہ گمراہی (کے انجام) سے دوچار ہوں گے
61	جَنّٰتِ عَدْنٍ	ہمیشگی کے باغات یعنی جنت
62	لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا	وہ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے سوائے سلام کے
64	وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ	اور ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے
68	لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ	ہم ضرور انہیں اور شیطانوں کو جمع کریں گے
71	وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا	اور تم میں سے ہر ایک اس (جہنم) پر وارد ہونے والا

		ہے
88	وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا	اور انہوں نے کہا کہ رحمن نے اولاد بنائی ہے
90	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ	قریب ہے کہ اس (بات) سے آسمان پھٹ پڑیں
96	سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا	رحمن ضرور ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا
98	هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ	کیا تم ان میں سے کسی کا احساس بھی پاتے ہو؟

بامحاورہ ترجمہ: آیات 57 تا 98

آیات 57 تا 63: (57) اور ہم نے ادریس علیہ السلام کو بلند مقام پر اٹھایا۔ (58) یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا، نبیوں میں سے، آدم کی اولاد میں سے، اور ان لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا، اور ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب) کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور منتخب کیا؛ جب ان پر رحمن کی آیات تلاوت کی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ (59) پھر ان کے بعد ایسے نااہل جانشین آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی، پس عنقریب وہ گمراہی کے برے انجام سے دوچار ہوں گے۔ (60) مگر جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کیا، تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہو گا۔ (61) وہ ہمیشگی کے باغات ہیں جن کا وعدہ رحمن نے اپنے بندوں سے غیب میں کیا ہے؛ بے شک اس کا وعدہ آکر رہنے والا ہے۔ (62) وہ اس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے مگر سلام ہی سلام سنیں گے، اور ان کے لیے اس میں ان کا رزق صبح و شام (ہر وقت) مہیا ہو گا۔ (63) یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو بناتے ہیں جو پرہیز گار ہو۔

آیات 64 تا 72: (64) (جبریل نے کہا) اور ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے؛ جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے، سب اسی کا ہے، اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔ (65) وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے، پس اسی کی عبادت کیجیے اور اس کی عبادت پر ثابت

قدمی اختیار کیجیے؛ کیا آپ اس کا کوئی ہم نام جانتے ہیں؟(یعنی اس جیسا کوئی نہیں)۔(66) اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟(67) کیا انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اسے اس سے پہلے پیدا کیا جب وہ کچھ بھی نہ تھا۔(68) پس آپ کے رب کی قسم! ہم ضرور ان کو اور شیطانوں کو بھی جمع کریں گے، پھر انہیں جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔(69) پھر ہم ہر گروہ میں سے اس شخص کو ضرور الگ نکالیں گے جو رحمن کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرکش ہو گا۔(70) پھر ہم یقیناً خوب جانتے ہیں کہ کون جہنم میں جلنے کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔(71) اور تم میں سے کوئی نہیں مگر وہ اس (جہنم) پر وارد ہو گا؛ یہ آپ کے رب کے ذمے حتمی فیصلہ ہے۔(72) پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو پرہیز گار تھے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا چھوڑ دیں گے۔

آیات 73 تا 84: (73) اور جب ان پر ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو کفر کرنے والے ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ دونوں گروہوں میں سے کس کا ٹھکانا بہتر اور کس کی مجلس زیادہ شاندار ہے؟(74) اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی امتیں ہلاک کر دیں جو سامان اور ظاہری شان و شوکت میں ان سے بہتر تھیں۔(75) فرما دیجیے: جو شخص گمراہی میں ہے تو رحمن اسے ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت، تب انہیں معلوم ہو گا کہ کس کا ٹھکانا برا ہے اور کس کا جتھا کمزور ہے۔(76) اور جو لوگ ہدایت قبول کرتے ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ فرماتا ہے، اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے نزدیک ثواب میں بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر۔(77) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے ضرور مال اور اولاد دی جائے گی؟(78) کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے رحمن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟(79) ہرگز نہیں! ہم وہ سب کچھ لکھ لیں گے جو وہ کہتا ہے اور اس کے لیے عذاب اور بڑھاتے چلے جائیں گے۔(80) اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس کے وارث ہم ہی ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا۔(81) اور انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں تاکہ وہ ان کے لیے عزت و قوت کا ذریعہ بنیں۔(82) ہرگز نہیں! وہ (معبود) خود ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔(83) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیاطین بھیج رکھے ہیں جو انہیں خوب ابھارتے رہتے ہیں۔(84) پس آپ ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجیے؛ ہم ان کے لیے (دن) گن ہی تو رہے ہیں (یعنی ان کی مہلت شمار ہو رہی ہے)۔

آیات 85 تا 98: (85) جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمن کی طرف مہمانوں کی جماعت بنا کر جمع کریں گے۔ (86) اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانک کر لے جائیں گے۔ (87) لوگ شفاعت کے اختیار والے نہ ہوں گے مگر وہ جس نے رحمن سے عہد حاصل کر لیا ہو۔ (88) اور انہوں نے کہا کہ رحمن نے (اپنے لیے) اولاد بنالی ہے۔ (89) (اے ایسا کہنے والو!) تم نے بہت ہی بھاری اور نابُدیدہ بات کہی ہے۔ (90) قریب ہے کہ اس بات سے آسمان پھٹ پڑیں، زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ (91) اس وجہ سے کہ انہوں نے رحمن کی طرف اولاد کی نسبت کی۔ (92) حالانکہ رحمن کی شان کے لائق ہی نہیں کہ وہ اولاد بنائے۔ (93) آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں مگر وہ رحمن کے حضور بندہ بن کر آنے والا ہے۔ (94) یقیناً اس نے ان سب کو گھیر رکھا ہے اور انہیں خوب گن رکھا ہے۔ (95) اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس اکیلا آئے گا۔ (96) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، رحمن ضرور ان کے لیے (دلوں میں) محبت پیدا کر دے گا۔ (97) پس ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور جھگڑالو قوم کو ڈرائیں۔ (98) اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتیں ہلاک کر دیں؛ کیا آپ ان میں سے کسی کا وجود بھی محسوس کرتے ہیں یا ان کی کوئی سرسراہٹ سنتے ہیں (جن کا نام و نشان مٹ چکا ہے)۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے مرکزی مضامین یہ ہیں: اول، نماز کی پابندی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کا انجام؛ آیت 59 میں نماز ضائع کرنے کو نسلوں کی تباہی کی جڑ قرار دیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادات کی محافظت ہی دینی زندگی کی بقا ہے۔ دوم، توبہ کا دروازہ ہر گناہگار کے لیے کھلا ہے اور جنت کا وعدہ پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ سوم، بعث بعد الموت کا ثبوت پہلی پیدائش سے دیا گیا ہے کہ جس نے عدم سے پیدا کیا وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ چہارم، اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کی نسبت کی سختی سے تردید کی گئی ہے کیونکہ کائنات کی ہر چیز اس کی مملوک اور اس کی بندگی میں ہے۔ پنجم، اہلِ ایمان کی اصل عزت مال و جاہ سے نہیں ملتی بلکہ اللہ رحمن کی عطا کردہ محبت سے ملتی ہے۔ طالب علم کو یہ مضامین ترجمے کے ساتھ ساتھ ذہن نشین کرنے چاہئیں کیونکہ تفسیر و مفہوم پر مبنی ضمنی سوالات انہی سے پوچھے جاتے ہیں۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ مریم کے آیات 57 تا 98 میں حضرت ادریس علیہ السلام کے بلند مرتبے سے آغاز کر کے انبیاء کی سنت، ان کے بعد آنے والی نسلوں کی کوتاہی، توبہ و جنت کا وعدہ، قیامت کے ہولناک مناظر، مشرکین کے غرور کا رد، اللہ کے لیے اولاد کی نسبت کی تردید اور اہلِ ایمان کے لیے محبتِ الٰہی کا وعدہ بیان ہوا ہے۔ لفظی ترجمہ الفاظ کی ساخت سمجھنے میں مدد دیتا ہے جبکہ بامحاورہ ترجمہ پورے مفہوم کو دل نشین بناتا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ اس حصے کو مصحف سے بالمقابل پڑھے، مشکل الفاظ کی فہرست بنائے اور ترجمہ اپنی زبان میں لکھنے کی مشق کرے تاکہ امتحان میں مکمل اور درست جواب دے سکے۔

سوال نمبر 2: سورۃ طٰہٰ، آیات 69 تا 119 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 2۔ سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 69 تا 119 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

سورۃ طٰہٰ قرآن مجید کی بیسویں سورت ہے، یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل ایک سو پینتیس آیات ہیں۔ اس سورت کا بیشتر حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے پر مشتمل ہے جس میں فرعون سے مقابلہ، جادوگروں کا ایمان، بنی اسرائیل کی نجات، سامری کے بچھڑے کا فتنہ اور حضرت ہارون علیہ السلام کی کوششیں تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیت 69 سے شروع ہوتا ہے جہاں جادوگروں کے مقابلے کا فیصلہ کن لمحہ بیان ہوا ہے اور آیت 119 تک حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق، شیطان کی دشمنی اور جنت سے متعلق ہدایات کا ذکر آتا ہے۔ اس حصے میں حق و باطل کے معرکے کی سچی تصویر، ایمان کی پختگی، فرعون کی دھمکیوں کے مقابلے میں جادوگروں کا عظیم استقامت بھرا جواب، قیامت کے مناظر اور شیطان سے بچاؤ کی تعلیم ملتی ہے، اس لیے ترجمے کے ساتھ ساتھ اس کے اسباق پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جیسے ”رَفَعْنٰہُ“ کا مفہوم ”ہم نے اسے اٹھایا“ اور ”مَکَانًا عَلِیًّا“ کا مفہوم ”بلند مقام پر“ ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے جملے کی روانی اور مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 2: سورۂ طٰہٰ (69 تا 119) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
69	اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ	جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ تو جادوگر کی چال ہے
70	فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا	پس جادوگر سجدے میں گر پڑے
71	لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ	میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹوں گا
73	وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى	اور اللہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے
77	فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا	پس ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنا
82	وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ	اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں

85	قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ	ہم نے آپ کے بعد آپ کی قوم کو آزمائش میں ڈال دیا
88	عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ	ایک بچھڑا، جسم، جس کی آواز (بیل جیسی) تھی
96	فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ	پس میں نے فرستادہ کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی (مٹی) لی
102	وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا	اور ہم اس دن مجرموں کو نیلی آنکھوں والا (اندھا) جمع کریں گے
114	وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا	اور کہیے: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما
116	فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى	پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا
118	اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى	بے شک آپ کے لیے اس میں یہ ہے کہ نہ بھوکے رہیں گے نہ ننگے

بامحاورہ ترجمہ: آیات 69 تا 119

آیات 69 تا 76: (69) (اے موسیٰ!) جو کچھ آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے اسے ڈال دیجیے، وہ اس سب کو نگل جائے گا جو انہوں نے بنا رکھا ہے؛ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ تو محض جادوگر کی چال ہے، اور جادوگر جہاں بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔ (70) پس جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔

(71) فرعون نے کہا: تم اس پر اس سے پہلے ایمان لے آئے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہی (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے؛ پس میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں گا، اور تم ضرور جان لو گے کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔ (72) جادوگروں نے کہا: ہم تمہیں ہرگز ان واضح دلیلوں پر ترجیح نہیں دیں گے جو ہمارے پاس آچکی ہیں، اور نہ اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے؛ پس تم جو فیصلہ کرنا چاہو کر لو، تم صرف اس دنیاوی زندگی ہی کا فیصلہ کر سکتے ہو۔ (73) بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہ معاف فرما دے اور وہ جادو بھی جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا تھا؛ اور اللہ بہتر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ (74) بیشک یہ ہے کہ جو شخص اپنے رب کے حضور مجرم بن کر حاضر ہو گا اس کے لیے جہنم ہے، جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ (75) اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا جس نے نیک اعمال کیے ہوں گے تو انھی لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۔ (76) ہمیشگی کے باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے؛ اور یہی جزا ہے اس شخص کی جو پاکیزگی اختیار کرے۔

آیات 77 تا 87: (77) اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جائیے، پھر ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنا لیجیے؛ نہ آپ کو پکڑے جانے کا ڈر ہو اور نہ (ڈوبنے کا) خوف۔ (78) پس فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا پیچھا کیا، پھر سمندر نے انہیں ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا (یعنی وہ غرق ہو گئے)۔ (79) اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور انہیں (سیدھا) راستہ نہ دکھایا۔ (80) اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور طور کے دائیں جانب تم سے وعدہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا۔ (81) ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اس میں حد سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو گا، اور جس پر میرا غضب نازل ہو وہ تباہ ہو گیا۔ (82) اور بے شک میں اس شخص کے لیے بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی، ایمان لایا، نیک عمل کیا اور پھر (سیدھے راستے پر) قائم رہا۔ (83) اور (فرمایا) اے موسیٰ! آپ کو اپنی قوم سے پہلے جلدی آنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ (84) انہوں نے عرض کیا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی آ رہے ہیں، اور اے میرے رب! میں آپ کی طرف اس لیے جلدی آیا ہوں تاکہ آپ راضی ہوں۔ (85) فرمایا: ہم نے آپ کے بعد آپ کی قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ (86) پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے اور رنج کی حالت میں لوٹے اور کہا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تم پر زمانہ طویل گزر گیا تھا، یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو، اس لیے تم نے مجھ سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی کی؟ (87) انہوں نے کہا: ہم نے اپنے

اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی، لیکن ہم پر قوم کے زیورات کے بوجھ لاد دیے گئے تھے تو ہم نے انہیں (آگ میں) پھینک دیا، اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیا۔

آیات 88 تا 98: (88) پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا جو جسم تھا اور اس کی آواز بیل جیسی تھی، تو وہ کہنے لگے: یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود، مگر موسیٰ بھول گئے ہیں۔ (89) کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب نہیں لوٹاتا اور نہ انہیں نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے نہ فائدہ پہنچانے کی؟ (90) اور ہارون نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم! تم اس (بچھڑے) کے ذریعے آزمائش میں ڈالے گئے ہو، اور بے شک تمہارا رب رحمن ہے، پس میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو۔ (91) انہوں نے کہا: ہم تو اسی (بچھڑے) پر جمے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس لوٹ آئیں۔ (92) (موسیٰ نے) کہا: اے ہارون! جب آپ نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تو آپ کو کس چیز نے روکا۔ (93) کہ آپ میری پیروی کرتے (یعنی میرا طریقہ اختیار کرتے)؟ کیا آپ نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟ (94) ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! نہ میری داڑھی پکڑیے اور نہ میرا سر؛ مجھے اس بات کا خوف تھا کہ آپ کہیں گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا لحاظ نہ کیا۔ (95) (موسیٰ نے) کہا: اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ (96) اس نے کہا: میں نے وہ دیکھا جو انہوں نے نہ دیکھا، پس میں نے فرستادے (فرشتے) کے نقش قدم سے ایک مٹھی (مٹی) لے لی، پھر اسے (بچھڑے میں) ڈال دیا، اور میرے نفس نے مجھے یہی سجھایا۔ (97) (موسیٰ نے) کہا: پس دور ہو جا، اب زندگی بھر تیرے لیے یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے کوئی نہ چھوئے، اور تیرے لیے ایک وعدہ (عذاب کا) ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ ہوگی؛ اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس پر تو جما بیٹھا تھا، ہم اسے جلا دیں گے پھر اس (کی راکھ) کو دریا میں بکھیر دیں گے۔ (98) تمہارا معبود صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں؛ اس کا علم ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔

آیات 99 تا 108: (99) اسی طرح ہم آپ کو گزشتہ واقعات کی خبریں سناتے ہیں، اور ہم نے آپ کو اپنی طرف سے ذکر (قرآن) عطا کیا ہے۔ (100) جو شخص اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے دن (گناہ کا) بوجھ اٹھائے گا۔ (101) وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے، اور قیامت کے دن ان کے لیے یہ بہت برا بوجھ ہوگا۔ (102) جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس دن نیلی آنکھوں والا (خوف سے اندھا) کر کے جمع کریں گے۔ (103) وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس دن رہے ہو۔ (104) ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے، جب ان میں سب سے بہتر طریقے والا کہے گا کہ تم صرف ایک دن رہے ہو۔ (105) اور وہ آپ سے پہاڑوں

کے بارے میں پوچھتے ہیں، پس فرما دیجیے: میرا رب انہیں ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔(106) پھر زمین کو چٹیل میدان بنا کر چھوڑ دے گا۔(107) اس میں تم نہ کوئی ٹیڑھ دیکھو گے اور نہ کوئی اونچ نیچ۔(108) اس دن سب لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے، اس میں کوئی ٹیڑھ نہ ہو گی، اور رحمن کے حضور آوازیں دب جائیں گی، پس تم سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنو گے۔

آیات 109 تا 119: (109) اس دن شفاعت فائدہ نہ دے گی مگر اسی کی جسے رحمن اجازت دے اور جس کی بات سے وہ راضی ہو۔(110) وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے، اور وہ علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔(111) اور تمام چہرے زندہ و قائم ذات کے سامنے جھک جائیں گے، اور یقیناً وہ شخص ناکام ہوا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا۔(112) اور جو شخص نیک اعمال کرے اور وہ مومن ہو تو اسے نہ کسی ظلم کا خوف ہو گا اور نہ حق تلفی کا۔(113) اور اسی طرح ہم نے اسے عربی قرآن کی صورت میں نازل کیا اور اس میں وعیدیں طرح طرح سے بیان کیں تاکہ وہ ڈریں، یا یہ قرآن ان میں کوئی نصیحت پیدا کر دے۔(114) پس اللہ برتر ہے جو بادشاہِ حقیقی ہے؛ اور آپ قرآن (کے نزول) میں جلدی نہ کیجیے اس سے پہلے کہ آپ کی طرف اس کی وحی مکمل ہو جائے، اور کہیے: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔(115) اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گئے، اور ہم نے ان میں پختہ ارادہ نہ پایا۔(116) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کر دیا۔(117) پس ہم نے کہا: اے آدم! بے شک یہ (شیطان) آپ کا اور آپ کی بیوی کا دشمن ہے، یہ تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے ورنہ آپ مشقت میں پڑ جائیں گے۔(118) بے شک آپ کے لیے (جنت میں) یہ (سہولت) ہے کہ نہ آپ اس میں بھوکے رہیں گے اور نہ ننگے۔(119) اور نہ آپ اس میں پیاسے رہیں گے اور نہ دھوپ کی تمازت سے تکلیف پائیں گے۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کا سب سے نمایاں سبق جادوگروں کا ایمان اور استقامت ہے: حق واضح ہوتے ہی انہوں نے دنیاوی عہدہ، جان اور مال سب قربان کر دیا اور فرعون کی عبرتناک دھمکیوں کے جواب میں کہا کہ تو صرف اس زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ دوسرا سبق یہ ہے کہ قیادت کی غیر موجودگی میں فتنے سر اٹھاتے ہیں، سامری کا فتنہ اسی کی مثال ہے، لہٰذا

اہلِ علم کی رہنمائی اور باہمی احتساب ضروری ہے۔ تیسرا سبق توبہ، ایمان، عملِ صالح اور استقامت کے اجتماع سے مغفرت کا وعدہ ہے جو آیت 82 میں بیان ہوا۔ چوتھا سبق علم کی دعا ہے: ”رب زدنی علما“ ہر طالب علم کی مستقل دعا ہونی چاہیے۔ پانچواں بڑا مضمون حضرت آدم علیہ السلام کے قصے سے شیطان کی ازلی دشمنی کی آگاہی ہے تاکہ انسان دھوکے سے بچے۔ قیامت کے متعلق آیات میں دنیا کی زندگی کے قلیل ہونے اور محشر کی حاضری کی یاد دہانی کرائی گئی ہے جو انسان کو عمل پر آمادہ کرتی ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ طٰہٰ کے آیات 69 تا 119 میں جادوگروں کی شکست و ایمان، فرعون کے غرق ہونے، موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی آزمائش، سامری کے انجام، قرآن اور قیامت کی خبریں اور حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان سے خبردار کرنے کے مضامین آئے ہیں۔ نظمِ جدول نے مشکل الفاظ کا مفہوم واضح ہوتا ہے اور بامحاورہ ترجمہ واقعے کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ واقعات کی ترتیب یاد رکھے، ہر آیت کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کرے اور خاص طور پر آیات 72، 82 اور 114 جیسی نصیحت آموز آیات کے ترجمے پر خصوصی توجہ دے۔

سوال نمبر 3: سورۃ الحج، آیات 35 تا 70 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 3۔ سورۃ الحج کی آیت نمبر 35 تا 70 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

سورۃ الحج قرآن مجید کی بائیسویں سورت ہے اور اس کی کل اٹھتھر آیات ہیں۔ اس سورت میں حج اور قربانی کے احکام، بیت اللہ کی عظمت، اللہ کی راہ میں دفاع و مدد کا وعدہ، گزشتہ اقوام کے انکار کے واقعات اور قیامت کے فیصلوں کا بیان ہے۔ سورت کے اس حصے میں زیرِ ترجمہ آیات 35 تا 70 شامل ہیں جن کا آغاز عاجزانہ ایمان والوں کی صفات سے ہوتا ہے، پھر قربانی کے فلسفے، اہلِ ایمان کے دفاع کے الٰہی وعدے، مظلوموں کو مقابلے کی اجازت، سابقہ امتوں کی ہلاکت، اندھے دلوں کی بیماری، شیطانی وسوسوں کے

مقابلے میں الٰہی حفاظت، قیامت کے دن فیصلے اور آخر میں اللہ کے آفاقی علم کے مضامین آئے ہیں۔ یہ حصہ عقیدہ، عبادت اور سماجی انصاف تینوں کو جمع کرتا ہے، اس لیے اس کا درست ترجمہ اس یونٹ کی کامیابی کی کنجی ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جیسے ”رَفَعْنٰہُ“ کا مفہوم ”ہم نے اسے اٹھایا“ اور ”مَکَانًا عَلِیًّا“ کا مفہوم ”بلند مقام پر“ ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے جملے کی روانی اور مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 3: سورۃ الحج (35 تا 70) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
35	وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	ان کے دل کانپ جاتے / ڈر سے لرز جاتے ہیں
36	وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ	اور قربانی کے موٹے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا
37	لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا	اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون
38	اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	بے شک اللہ ایمان والوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے

39	اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا	ان لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے جنگ کی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہوا
40	لَّہُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ	خانقاہیں، گرجے، عبادت گاہیں اور مسجدیں گرادی جاتیں
46	فَاِنَّہَا لَا تَعۡمَی الۡاَبۡصَارُ وَلٰکِنۡ تَعۡمَی الۡقُلُوۡبُ	حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں والے دل اندھے ہوتے ہیں
47	وَاِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ	اور بے شک آپ کے رب کے ہاں ایک دن ہزار سال کی مانند ہے
52	اَلۡقَی الشَّیۡطٰنُ فِیۡۤ اُمۡنِیَّتِہٖ	شیطان نے اس کی تمنا / تلاوت میں (وسوسہ) ڈالا
62	ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡحَقُّ	یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے
65	وَیُمۡسِکُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَی الۡاَرۡضِ	اور وہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے
69	اَللّٰہُ یَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ	اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا
70	اِنَّ ذٰلِکَ فِیۡ کِتٰبٍ	بے شک یہ سب ایک کتاب میں (درج) ہے

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

بامحاورہ ترجمہ: آیات 35 تا 70

آیات 35 تا 41: (35) (وہ لوگ) کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر سے کانپ جاتے ہیں، اور جو مصیبت ان پر آئے اس پر صبر کرنے والے ہیں، نماز قائم کرنے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرنے والے ہیں۔ (36) اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے قرار دیا ہے؛ ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے، پس ان پر اللہ کا نام لو جب وہ قطاروں میں کھڑے ہوں، پھر جب ان کے پہلو (ذبح ہو کر) گر جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور صابر محتاج کو بھی کھلاؤ اور مانگنے والے کو بھی؛ اسی طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ (37) اللہ کو ہرگز نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، لیکن اسے تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے؛ اسی طرح اس نے انہیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ (38) بے شک اللہ ایمان والوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے؛ یقیناً اللہ کسی خیانت کرنے والے، ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔ (39) جن لوگوں سے جنگ کی جاتی ہے انہیں (مقابلے کی) اجازت دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہوا ہے؛ اور بے شک اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (40) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا صرف اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے؛ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا تو خانقاہیں، گرجے، عبادت گاہیں اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، یقیناً گرا دی جاتیں؛ اور اللہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اس (کے دین) کی مدد کرتا ہے، بے شک اللہ بڑی قوت والا، غالب ہے۔ (41) وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو نماز قائم کریں گے، زکاۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے؛ اور تمام امور کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

آیات 42 تا 51: (42) اور اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم، عاد اور ثمود بھی جھٹلا چکے ہیں۔ (43) اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم نے بھی۔ (44) اور مدین والے بھی، اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا؛ پھر میں نے کافروں کو مہلت دی، پھر انہیں پکڑ لیا، تو میری پکڑ کیسی (سخت) تھی! (45) پس کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا حالانکہ وہ ظلم کرنے والی تھیں، پس وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں، اور (کتنے ہی) بیکار کنویں اور مضبوط محل (ویران پڑے ہیں)۔ (46) کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل ایسے ہوتے جن سے وہ سمجھتے، یا کان ایسے ہوتے جن سے وہ سنتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ (47) اور وہ آپ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں، حالانکہ اللہ اپنے وعدے کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرتا؛ اور بے شک آپ کے رب کے ہاں ایک دن تمہاری

گنتی کے ہزار سال کے برابر ہے۔(48) اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں میں نے ڈھیل دی حالانکہ وہ ظالم تھیں، پھر میں نے انہیں پکڑ لیا؛ اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

(49) فرما دیجیے: اے لوگو! میں تو تمہارے لیے صرف کھلا ڈرانے والا ہوں۔(50) پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے مغفرت اور باعزت رزق ہے۔

(51) اور جن لوگوں نے ہماری آیات کے بارے میں (انہیں) ناکام بنانے کی کوشش کی، وہی لوگ جہنم والے ہیں۔

آیات 52 تا 62: (52) اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں بھیجا مگر جب اس نے (وحی کی) تمنا / تلاوت کی تو شیطان نے اس میں (وسوسہ) ڈالا، پھر اللہ اس چیز کو مٹا دیتا ہے جو شیطان ڈالتا ہے، پھر اللہ اپنی آیتوں کو پختہ کر دیتا ہے؛ اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔(53) (یہ اس لیے) تاکہ وہ اس چیز کو جو شیطان ڈالتا ہے ان لوگوں کے لیے آزمائش بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں؛ اور بے شک ظالم بڑی دور کی دشمنی و اختلاف میں پڑے ہیں۔(54) اور تاکہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے، پس وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کے آگے عاجزی سے جھک جائیں؛ اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھے راستے کی طرف ضرور ہدایت دیتا ہے۔(55) اور کفر کرنے والے اس (قرآن) کے بارے میں شک میں ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ جائے یا ان پر ایک منحوس دن کا عذاب آ جائے (جس کا کوئی ثمر نہ ہو)۔(56) اس دن بادشاہی اللہ ہی کی ہو گی، وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا؛ پس جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے۔(57) اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ (58) اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر قتل کر دیے گئے یا مر گئے، اللہ ضرور انہیں اچھا رزق دے گا؛ اور بے شک اللہ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔(59) وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل کرے گا جس سے وہ راضی ہوں گے؛ اور بے شک اللہ جاننے والا، بردبار ہے۔(60) بات یہی ہے؛ اور جو شخص اتنی ہی تکلیف دے جتنی اسے دی گئی تھی، پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا؛ بے شک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔(61) یہ اس لیے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔(62) یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہیں، اور بے شک اللہ ہی بلند و بالا، بڑا ہے۔

آیات 63 تا 70: (63) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی اتارتا ہے تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے؛ بے شک اللہ لطف کرنے والا، باخبر ہے۔ (64) اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے؛ اور بے شک اللہ ہی بے نیاز، تعریف کے لائق ہے۔ (65) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے تابع کر دیا جو کچھ زمین میں ہے، اور کشتیاں بھی جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں، اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کی اجازت سے؛ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا شفیق، مہربان ہے۔ (66) اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی دی، پھر وہ تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا؛ بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ (67) ہم نے ہر امت کے لیے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پر وہ عمل کرنے والے ہیں، پس وہ اس معاملے میں آپ سے جھگڑا نہ کریں؛ اور آپ اپنے رب کی طرف بلائیے، بے شک آپ سیدھی ہدایت پر ہیں۔ (68) اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو فرما دیجیے: اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (69) اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (70) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے؟ بے شک یہ سب ایک کتاب میں (درج) ہے؛ یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے بڑے مضامین یہ ہیں: اول، قربانی کی روح گوشت و خون نہیں بلکہ تقویٰ ہے؛ آیت 37 عبادت کی ظاہری رسم کے بجائے نیت و اخلاص کی اہمیت واضح کرتی ہے۔ دوم، اللہ اہلِ ایمان کا خود مدافع ہے اور مظلوم کو دفاع کی اجازت اسلام کے عدل کا اظہار ہے، لیکن بدلے میں ظلم کی زیادتی کی اجازت نہیں۔ سوم، تباہ شدہ بستیوں سے عبرت حاصل نہ کرنا دلوں کے اندھے پن کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ چہارم، وحی کی حفاظت اللہ کے ذمے ہے، شیطانی وسوسے حق کو پختہ تر کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ پنجم، اختلافات کا حتمی فیصلہ قیامت کے دن اللہ کرے گا، لہٰذا دنیا میں جھگڑے کی بجائے ہدایت کی دعوت پر توجہ دینی چاہیے۔ ان مضامین کو ترجمے کے ساتھ ملانے سے جواب محض ترجمہ نہیں رہتا بلکہ مفہوم کی گہرائی بھی ظاہر ہوتی ہے، جو اچھے نمبروں کے لیے مفید ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ الحج کی آیات 35 تا 70 میں مخلص اہلِ ایمان کی صفات، قربانی کا فلسفہ، اللہ کی طرف سے دفاع کا وعدہ، گزشتہ اقوام کی عبرت، حق و باطل کی کشمکش اور قیامت کے فیصلے کا جامع بیان ہے۔ لفظی ترجمہ الفاظ کا مفہوم کھولتا ہے اور بامحاورہ ترجمہ احکام کی روح تک رسائی دیتا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ خاص طور پر آیات 37، 39، 46 اور 70 کے ترجمے بار بار دہرائے اور ہر آیت کے مضمون کو مختصر عنوان کے ساتھ یاد کرے۔

سوال نمبر 4: سورۃ المؤمنون، آیات 60 تا 108 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 4۔ سورۃ المؤمنون کی آیت نمبر 60 تا 108 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

سورۃ المؤمنون قرآن مجید کی تئیسویں سورت ہے، یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل ایک سو اٹھارہ آیات ہیں۔ سورت کا آغاز کامیاب مومنوں کی صفات سے ہوتا ہے اور اس میں انبیاء کے واقعات، تخلیقِ انسانی کے مراحل، توحید و آخرت کے دلائل اور مشرکین کے سوالات کے جوابات بیان ہوئے ہیں۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 60 تا 108 پر مشتمل ہے جس میں اللہ کے خوف کے ساتھ نیکی کرنے والوں کی تعریف، سرکش امراء کی آزمائش، مشرکین کے بہانوں کا رد، اللہ کی قدرت کے سوالات، برزخ کا ذکر، صور، ترازو اور جہنمیوں کی فریاد و بے بسی کے مضامین آئے ہیں۔ سورہ کا یہ آخری بڑا حصہ انسان کو موت اور آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے، اس لیے اس کا ترجمہ دل کی توجہ کے ساتھ پڑھنا اور سمجھنا چاہیے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جیسے ”رَفَعْنٰهُ“ کا مفہوم ”ہم نے اسے اٹھایا“ اور ”مَكَانًا عَلِيًّا“ کا مفہوم ”بلند مقام پر“ ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے

سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے جملے کی روانی اور مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 4: سورۃ المؤمنون (60 تا 108) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
60	وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ	اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرنے والے ہیں
64	حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ	یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں پکڑا
71	وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ	اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرتا
78	وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ	اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں بنائیں
84	قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ	فرما دیجیے: زمین اور جو اس میں ہے کس کا ہے؟
91	مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ	اللہ نے کوئی اولاد نہیں بنائی

99	رَبِّ ارْجِعُوْنِ	اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے
100	وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ	اور ان کے آگے ایک آڑ (برزخ) ہے
102	فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ	پس جس کے پلڑے بھاری ہو گئے
104	تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ	آگ ان کے چہروں کو جھلسے گی
108	قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ	فرمائے گا: اسی میں ذلیل پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو

بامحاورہ ترجمہ: آیات 60 تا 108

آیات 60 تا 74: (60) اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرنے والے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (61) یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی ان کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔ (62) اور ہم کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے، اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (63) بلکہ ان کے دل اس (قرآن) سے غفلت میں پڑے ہیں، اور ان کے اس کے علاوہ اور بھی (برے) عمل ہیں جنہیں وہ کیے جا رہے ہیں۔ (64) یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے تو اس وقت وہ فریاد کرنے لگیں گے۔ (65) آج فریاد نہ کرو؛ بے شک تم ہماری طرف سے مدد نہیں پاؤ گے۔ (66) یقیناً تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ (67) تکبر کرتے ہوئے، رات کو (بیٹھ کر) بے ہودہ باتیں بناتے ہوئے۔ (68) کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا، یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آ گئی ہے جو ان کے پچھلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی؟ (69) یا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا ہی نہیں، اس لیے وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ (70) یا وہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے؟ بلکہ وہ ان کے پاس حق لے کر آیا ہے اور ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ (71) اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرتا تو آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے سب برباد ہو جاتے؛ بلکہ ہم ان

کے پاس ان کی نصیحت (قرآن) لائے ہیں تو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں۔(72) کیا آپ ان سے کوئی اجرت مانگتے ہیں؟ پس آپ کے رب کی اجرت بہتر ہے، اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔(73) اور بے شک آپ انہیں سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں۔(74) اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ سیدھے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔

آیات 75 تا 90: (75) اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور ان کی تکلیف دور کر دیں تو بھی وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے اصرار ہی کرتے رہیں گے۔(76) اور یقیناً ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا بھی، پھر بھی نہ وہ اپنے رب کے آگے جھکے اور نہ عاجزی کرتے ہیں۔(77) یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اس وقت وہ اُس میں ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔(78) اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔(79) اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا، اور اسی کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے۔(80) اور وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور رات و دن کا اُلٹ پھیر اسی کے اختیار میں ہے؛ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ (81) بلکہ انہوں نے وہی بات کہی جو پچھلے لوگوں نے کہی تھی۔(82) انہوں نے کہا: کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی و ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم واقعی دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟(83) یقیناً اس کا وعدہ ہم سے بھی کیا گیا اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی؛ یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں۔(84) فرما دیجیے: زمین اور جو اس میں ہے کس کی ملک ہے، اگر تم جانتے ہو؟(85) وہ ضرور کہیں گے: اللہ کی؛ فرما دیجیے: پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟ (86) فرما دیجیے: سات آسمانوں کا رب اور عظیم عرش کا رب کون ہے؟(87) وہ ضرور کہیں گے: اللہ ہی؛ فرما دیجیے: پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟(88) فرما دیجیے: وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے، اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دی جا سکتی، اگر تم جانتے ہو؟(89) وہ ضرور کہیں گے: اللہ ہی (کے ہاتھ میں ہے)؛ فرما دیجیے: پھر تم کہاں سے جادو زدہ (دھوکے میں پڑے) ہو؟(90) بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں اور بے شک وہ جھوٹے ہیں۔

آیات 91 تا 100: (91) اللہ نے کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؛ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ان میں سے بعض بعض پر چڑھائی کر دیتا؛ اللہ اس سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔(92) وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، پس وہ اس سے بلند ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔(93) فرما دیجیے: اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ (عذاب) دکھا دے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔(94) تو اے میرے رب! مجھے ظالم قوم میں شامل نہ کرنا۔(95) اور بے شک

ہم اس بات پر قدرت رکھتے ہیں کہ آپ کو وہ دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں۔(96) برائی کو اس طریقے سے دفع کیجیے جو بہترین ہو؛ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں۔(97) اور کہیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔(98) اور اے میرے رب! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔(99) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس لوٹا دے۔(100) تاکہ میں اس میں نیک عمل کروں جو میں نے چھوڑ دیا تھا؛ ہرگز نہیں! یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے؛ اور ان کے آگے ایک آڑ (برزخ) ہے اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے۔

آیات 101 تا 108: (101) پس جب صور میں پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان نہ رشتے باقی رہیں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔(102) پس جس کے (نیکیوں کے) پلڑے بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے۔(103) اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے خود کو خسارے میں ڈالا، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔(104) آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں بدشکل (دانت نکلے ہوئے) ہوں گے۔(105) (اللہ فرمائے گا) کیا تمہیں میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟ پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے۔(106) وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔(107) اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے، پھر اگر ہم دوبارہ (وہی) کریں تو یقیناً ہم ظالم ہوں گے۔(108) اللہ فرمائے گا: اسی میں ذلیل و خوار پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے اسباق میں سب سے پہلے یہ حقیقت ہے کہ قبولیتِ عمل کی بنیاد خوفِ الٰہی کے ساتھ نیکی ہے؛ سچے مومن نیکی کر کے بھی مطمئن نہیں ہوتے بلکہ لوٹ کر جانے کا خوف رکھتے ہیں۔ دوسرا سبق یہ ہے کہ حق کو خواہشات کے تابع بنا دیا جائے تو کائنات کا نظام بگڑ جائے، اس لیے وحی کی پیروی ہی فلاح کا راستہ ہے۔ تیسرا بڑا موضوع برزخ ہے: موت کے بعد دنیا میں واپسی کی درخواست رد کر دی جاتی ہے، جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مہلت صرف موجودہ زندگی ہے۔ چوتھا سبق ترازوِ اعمال کا ہے کہ قیامت میں رشتے کام

نہ آئیں گے، وزن اعمال کا ہو گا۔ پانچواں سبق شیطانی وسوسوں سے پناہ مانگنے اور برائی کا جواب بھلائی سے دینے کی اخلاقی تربیت ہے۔ طالب علم کو ان مضامین کے حوالے آیات نمبروں سمیت یاد کرنے چاہئیں۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ المؤمنون کی آیات 60 تا 108 سچے مومن کی کیفیت، منکرین کے بہانوں کے جواب، اللہ کی وحدانیت کے سوالات، موت و برزخ کی حقیقت اور قیامت کے اعمال کے وزن و انجام کو بیان کرتی ہیں۔ یہ حصہ انسان کو یاد دلاتا ہے کہ زندگی کی مہلت محدود ہے اور کامیابی اسی کی ہے جس کا پلڑا نیکیوں سے بھاری ہو۔ طالب علم کو چاہیے کہ ترجمے کے ساتھ ساتھ آیات 99 تا 108 کے منظر کو خاص طور پر دل نشین کرے تاکہ ترجمہ صرف زبانی نہ رہے بلکہ زندگی کی اصلاح کا ذریعہ بھی بنے۔

سوال نمبر 5: سورۃ النور، آیات 30 تا 64 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 5۔ سورۃ النور کی آیت نمبر 30 تا 64 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

سورۃ النور قرآن مجید کی چوبیسویں سورت ہے، یہ مدنی سورت ہے اور اس کی کل چونسٹھ آیات ہیں۔ اس سورت میں معاشرتی پاکیزگی، پردے اور نظر کی حفاظت، نکاح کی ترغیب، اللہ کے نور کی عظیم مثال، مساجد کی عظمت، گھروں میں داخلے کے آداب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس و اطاعت کے آداب بیان ہوئے ہیں۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 30 تا 64 ہے جو پوری سورت کے نصف سے زیادہ کو محیط ہے۔ اس کا آغاز مومن مردوں و عورتوں کو نگاہ نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کے حکم سے ہوتا ہے اور اختتام اس اعلان پر ہوتا ہے کہ آسمانوں و زمین کی ہر چیز اللہ کی ہے اور وہ سب کے اعمال کو جانتا ہے۔ یہ حصہ انفرادی اخلاق سے لے کر اجتماعی زندگی تک کی مکمل تربیت فراہم کرتا ہے، اسی لیے اس مشق میں اسے خاص اہتمام سے شامل کیا گیا ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جیسے ”رَفَعْنٰہُ“ کا مفہوم ”ہم نے اسے اٹھایا“ اور ”مَکَانًا عَلِیًّا“ کا مفہوم ”بلند مقام پر“ ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے جملے کی روانی اور مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 5: سورۃ النور (30 تا 64) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
30	يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ	وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں
31	وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ	اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں
31	وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ	اور وہ اپنے پاؤں (زمین پر) نہ ماریں
33	وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا	اور چاہیے کہ وہ لوگ پاکدامنی اختیار کریں جو نکاح کی گنجائش نہیں پاتے
35	اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

35	كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ	جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہو
35	نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ	نور پر نور
39	كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً	جیسے چٹیل میدان میں ریت کا چمکتا (سراب) جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے
55	لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ	وہ ضرور انہیں زمین میں خلافت / اقتدار عطا کرے گا
58	ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ	یہ تین وقت تمہارے لیے پردے کے اوقات ہیں
62	حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ	یہاں تک کہ وہ اس سے اجازت لے لیں
63	يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا	تم میں سے چھپ کر کھسک جاتے ہیں

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

بامحاورہ ترجمہ: آیات 30 تا 64

آیات 30 تا 34: (30) مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں؛ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے؛ بے شک اللہ اس سے باخبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ (31) اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے خود ظاہر ہو جائے، اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت کسی پر ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر، یا اپنے باپوں پر، یا اپنے شوہروں کے باپوں پر، یا اپنے بیٹوں پر، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر، یا اپنے بھائیوں پر، یا اپنے بھتیجوں پر، یا اپنے بھانجوں پر، یا اپنی (میل جول کی) عورتوں پر، یا اپنے زیرِ دست (غلاموں) پر، یا ان خدمت گار مردوں پر جنہیں (عورتوں کی) کوئی حاجت نہ ہو، یا ان بچوں پر جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے واقف نہ ہوں؛ اور وہ اپنے پاؤں (زمین پر) اس طرح نہ ماریں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے؛ اور اے مومنو! تم سب مل کر اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (32) اور اپنے میں سے بے نکاح لوگوں کا نکاح کر

دیا کرو اور اپنے غلاموں ولونڈیوں میں سے نیک لوگوں کا بھی؛ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا؛ اور اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے۔(33) اور جو لوگ نکاح کی گنجائش نہ پائیں وہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے؛ اور تمہارے زیر دست (غلاموں) میں سے جو مکاتبت (آزادی کا معاہدہ) چاہیں تو اگر تم ان میں بھلائی جانو تو ان سے مکاتبت کر لو اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہے؛ اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاکدامنی چاہتی ہوں، صرف دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے؛ اور جو انہیں مجبور کرے تو بے شک اللہ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد (ان کے لیے) بخشنے والا، مہربان ہے۔(34) اور یقیناً ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں اور ان لوگوں کی مثال بھی جو تم سے پہلے گزر چکے، اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بھی۔

آیات 35 تا 40: (35) اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے؛ اس کے نور کی مثال یوں ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہو، چراغ ایک شیشے میں ہو، شیشہ ایسا (روشن) ہو گویا ایک چمکتا ستارہ ہے، وہ (چراغ) ایک بابرکت زیتون کے درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ مشرق کا ہے نہ مغرب کا؛ اس کا تیل قریب ہے کہ خود بخود روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے؛ نور پر نور ہے؛ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے؛ اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے؛ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔(36) (یہ نور ان گھروں یعنی مسجدوں میں ہے) جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے؛ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔(37) ایسے مرد جنہیں نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے، نماز قائم کرنے سے اور زکاۃ دینے سے؛ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔(38) تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کی بہترین جزا دے اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے؛ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ (39) اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال اس سراب کی مانند ہیں جو چٹیل میدان میں ہو، پیاسا اسے پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا، اور اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے، پس وہ اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے؛ اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔(40) یا (ان کے اعمال) ان گہری تاریکیوں کی مانند ہیں جو وسیع سمندر میں ہوں، اسے ایک لہر ڈھانپے ہوئے ہو جس کے اوپر ایک اور لہر ہو، اس کے اوپر بادل ہوں؛ تاریکیاں ہی تاریکیاں ایک دوسرے کے اوپر؛ جب وہ اپنا ہاتھ نکالے تو قریب ہے کہ اسے بھی نہ دیکھ سکے؛ اور جس کے لیے اللہ نور نہ بنائے اس کے لیے کوئی نور نہیں۔ نوٹ: آیات 31 اور اس حصے کے دیگر شرعی احکام کا خلاصہ ترجمے میں پیش کیا گیا ہے؛ ان احکام کی عملی تطبیق اور جزئی مسائل میں اہلِ علم و مفتیانِ کرام سے رجوع کرنا چاہیے۔

آیات 41 تا 50: (41) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے بھی پر پھیلائے ہوئے؛ ہر ایک نے اپنی نماز و تسبیح جان لی ہے؛ اور اللہ اس سے باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔(42) اور آسمانوں و زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے، اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(43) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادلوں کو آہستہ چلاتا ہے، پھر انہیں آپس میں ملا دیتا ہے، پھر انہیں تہہ بر تہہ بنا دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں کہ بارش اس کے بیچ سے نکلتی ہے؛ اور وہ آسمان سے، اس میں موجود پہاڑوں (بردباری بادلوں) سے، اولے اتارتا ہے، پھر انہیں جس پر چاہتا ہے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے؛ اس کی بجلی کی چمک قریب ہے کہ نگاہوں کو اچک لے جائے۔(44) اللہ رات اور دن کو الٹا پلٹتا ہے؛ بے شک اس میں آنکھوں والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔(45) اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا؛ پس ان میں سے بعض اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض چار (پاؤں) پر چلتے ہیں؛ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے؛ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(46) یقیناً ہم نے واضح آیات نازل کی ہیں؛ اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔(47) اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی، پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد منہ پھیر لیتا ہے؛ اور یہ لوگ مومن نہیں ہیں۔(48) اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو اس وقت ان میں سے ایک گروہ منہ موڑنے والا ہوتا ہے۔(49) اور اگر حق ان کے موافق ہو تو وہ اس کی طرف فرمانبردار بن کر آ جاتے ہیں۔(50) کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے، یا وہ شک میں پڑے ہیں، یا انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں۔

آیات 51 تا 57: (51) مومنوں کا قول تو، جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، بس یہی ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی؛ اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔(52) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اللہ سے ڈرے اور اس کی پرہیزگاری اختیار کرے تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔(53) اور انہوں (منافقوں) نے اللہ کی بڑی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو وہ ضرور (جہاد کے لیے) نکلیں گے؛ فرما دیجیے: قسمیں نہ کھاؤ؛ اطاعت کا طریقہ معلوم ہے؛ بے شک اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔(54) فرما دیجیے: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو؛ پھر اگر تم منہ موڑو گے تو رسول کے ذمے صرف وہی ہے جس کا وہ مکلف بنایا گیا ہے اور تمہارے ذمے وہ ہے جس کے تم مکلف بنائے گئے ہو؛ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے؛ اور رسول کے ذمے صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔(55) اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک اعمال کیے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں خلافت

(اقتدار) عطا کرے گا جیسے اس نے ان سے پہلے والوں کو عطا کی تھی، اور ضرور ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوط کر دے گا جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے، اور ضرور ان کے خوف کے بعد انہیں امن سے بدل دے گا؛ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے؛ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔(56) اور نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔(57) ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ کفر کرنے والے زمین میں (اللہ کو) عاجز کر دیں گے؛ ان کا ٹھکانا آگ ہے؛ اور یقیناً وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

آیات 58 تا 64: (58) اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے زیرِ دست (غلام) اور تم میں سے جو بچے ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے، وہ تین اوقات میں تم سے اجازت لیا کریں: نمازِ فجر سے پہلے، اور جب تم دوپہر کو (آرام کے لیے) اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو، اور نمازِ عشاء کے بعد؛ یہ تین وقت تمہارے لیے پردے کے اوقات ہیں؛ ان کے علاوہ (اوقات میں) نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر، کیونکہ تم ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آتے جاتے رہتے ہو؛ اسی طرح اللہ تمہارے لیے آیات کھول کر بیان کرتا ہے؛ اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔(59) اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح اجازت لیا کریں جیسے ان سے پہلے والے اجازت لیتے رہے ہیں؛ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے؛ اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔(60) اور وہ بڑی عمر والی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں، ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (اوپر کے) کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ وہ زینت ظاہر کرنے والی نہ ہوں؛ اور اگر وہ احتیاط ہی کریں تو ان کے لیے بہتر ہے؛ اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔(61) نہ اندھے پر کوئی حرج ہے، نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے، نہ بیمار پر کوئی حرج ہے، اور نہ تم پر اس بات میں کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے باپوں کے گھروں سے، یا اپنی ماؤں کے گھروں سے، یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے، یا اپنی بہنوں کے گھروں سے، یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے، یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے، یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا اس (گھر) سے جس کی چابیوں کے تم مالک ہو، یا اپنے دوست کے (گھر) سے؛ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ؛ پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو، جو اللہ کی طرف سے مبارک و پاکیزہ دعا ہے؛ اسی طرح اللہ تمہارے لیے آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔(62) مومن تو صرف وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، اور جب وہ کسی اجتماعی کام میں رسول کے ساتھ ہوں تو نہ جائیں یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لیں؛ بے شک جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں؛ پس جب وہ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے اجازت مانگیں تو ان میں

سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں؛ بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔(63) رسول کے بلانے کو اپنے درمیان ایسا نہ بنالو جیسا تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو؛ یقیناً اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے آڑ لے کر چھپ کر کھسک جاتے ہیں؛ پس جو لوگ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آزمائش آپڑے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔(64) خبردار! بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے؛ یقیناً وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو؛ اور جس دن وہ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا تھا؛ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے عظیم مضامین یہ ہیں: اول، فتنوں سے بچاؤ کا پہلا قدم نگاہ کی حفاظت اور پاکدامنی ہے جس لیے مرد و عورت دونوں کو ایک جیسا حکم دیا گیا ہے۔ دوم، آیتِ نور میں ہدایت کو نور سے تشبیہ دے کر بتایا گیا ہے کہ ایمان، مسجد سے تعلق اور ذکرِ الٰہی دل کو روشن کرتے ہیں، جبکہ کفر کے اعمال سراب اور تاریکیوں کی مانند بے ثمر ہیں۔ سوم، نکاح کو معاشرے کی پاکیزگی کا ذریعہ قرار دے کر معاشی تنگی کو رکاوٹ نہ بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چہارم، اہلِ ایمان سے خلافت و امن کا وعدہ ایمان و عملِ صالح اور شرک سے اجتناب کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ پنجم، گھر کی پرائیویسی کے لیے اجازت کے آداب، بچوں کی تربیت اور اجتماعی کاموں میں قیادت کی اطاعت کے اصول بیان ہوئے ہیں جو آج کے معاشرے کے لیے بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ ان مضامین کو آیات کے حوالوں سمیت سمجھنا جواب کو جامع بناتا ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ النور کی آیات 30 تا 64 پاکیزگی، پردے، نکاح، نورِ ہدایت، مساجد کی عظمت، گھریلو آداب اور اطاعتِ رسول کی مکمل تعلیم پیش کرتی ہیں۔ لفظی ترجمہ مشکل مقامات کو کھولتا ہے اور بامحاورہ ترجمہ احکام کا تسلسل واضح کرتا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ خاص طور پر آیات 30، 31، 35، 55 اور 61 تا 64 کے ترجمے کو غور سے یاد کرے اور احکام سے متعلق جزئیات کے لیے نصابی کتاب اور مستند تفاسیر سے رجوع کرے۔